Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 1234 1234
ISSN(P): 1234 1234
al-marjan.com.pk

Article QR

Economic and Inheritance Matters: Questions from the Companions (Sahabiat) of the Prophet Muhammad ﷺ and Their Contemporary Applications

معاشی اور وراثتی معاملات سے متعلق صحابیات کے نبی کریم ﷺ سے سوالات اور ان کے عصری اطلاقات

Authors

1.Faheem Ahmad
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Green International University, Lahore, Pakistan.
faheem.mehrvi@gmail.com

3.Muhammad Saifullah
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Green International University, Lahore, Pakistan.

2. Dr. Muhammad Shafeeq
Assistant Prof. Department of Islamic Studies ,Green International University, Lahore, Pakistan.

Citation

Ahmad, Faheem and Dr. Muhammad Shafeeq and Muhammad Saifullah " Economic and Inheritance Matters: Questions from the Companions (Sahabiat) of the Prophet Muhammad ﷺ and Their Contemporary Applications." Al-Marjān Research Journal, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 68– 78.

History

Received:Sep 01, 2024, **Revised**: Sep 20, 2024, **Accepted**: Oct 11, 2024, **Available Online**: Oct 20, 2024.

Publication, Copyright & Licensing

HEC "Y" Category

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

Copyright Muslim Intellectuals Research CenterAll Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International Licens

Economic and Inheritance Matters: Questions from the Companions (Sahabiat) of the Prophet Muhammad ﷺ and Their Contemporary Applications

معاشی اور وراثتی معاملات سے متعلق صحابیات کے نبی کریم ﷺ سے سوالات اور ان کے عصری اطلاقات

*فہیم احمد   *ڈاکٹر محمد شفیق   *محمد سیف اللہ

Abstract

This article explores the significant contributions of the Companions (Sahabiat) of the Prophet Muhammad (PBUH) in the realms of economic and inheritance matters, highlighting their inquiries and insights that shaped Islamic teachings. The work of these early Muslim women in protecting and transmitting hadith is unparalleled, offering invaluable perspectives on issues such as fair trade, zakat, and inheritance rights. Their active engagement not only addressed societal needs during their time but also laid the groundwork for understanding contemporary issues related to wealth distribution and women's rights in inheritance. The enduring relevance of their contributions underscores the critical role women have played throughout Islamic history in various disciplines, including jurisprudence, ethics, and community development.

Keywords: Hadith, Economic Justice, Inheritance Rights, Women's Role, Contemporary Applications

تعارف موضوع

نبی کریم ﷺ کی صحابیات کا معاشی اور وراثتی معاملات میں کردار تاریخ اسلام میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ وہ باہمت خواتین تھیں جنہوں نے اپنی عقل و دانش اور فطری بصیرت سے نہ صرف اپنے دور کے معاشرتی مسائل کو سمجھا، بلکہ اسلامی تعلیمات کو بھی بہتر انداز میں سمجھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ صحابیات کے سوالات اور ان کے ذریعے پیش کردہ مسائل نے اسلامی فقہ اور قانون سازی میں نئے پہلوؤں کو متعارف کروایا۔ یہ مضمون اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ کیسے صحابیات نے نبی ﷺ سے معاشی معاملات اور وراثت کے بارے میں سوالات کیے اور ان کی بصیرت نے اسلامی معاشرت میں توازن پیدا کرنے میں مدد کی۔ ان کے سوالات کا مقصد نہ صرف ذاتی مفادات کا تحفظ تھا، بلکہ ایک بہتر معاشرت کی تشکیل بھی تھا۔ ان کے اقدامات نے موجودہ دور میں خواتین کے حقوق، مالی معاملات، اور وراثت کے حوالے سے اہم سوالات کو اجاگر کیا ہے۔ اس مضمون میں ہم صحابیات کے پیش کردہ فقہی سوالات کا تجزیہ کریں گے اور یہ دیکھیں گے کہ کیسے ان کے نظریات اور اساسیات نے آج کے معاشی اور وراثتی مسائل کی بنیاد رکھی۔ ان کی جدوجہد اور استقامت کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم ان کے علم و فضل کی بدولت اسلامی تعلیمات کو بہتر طریقے سے سمجھتے ہیں، جو کہ نہ صرف ہماری ذاتی زندگیوں میں بلکہ اجتماعی معاملات میں بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ہم ان عظیم

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامیات، گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔
* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔
* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامیات، گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

خواتین کے سوالات اور ان کے نتیجے میں حاصل ہونے والی فقہی تعلیمات کا جائزہ لیتے ہیں، تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ کس طرح ان کی بصیرت نے آج کی دنیا میں بھی اپنی اہمیت قائم رکھی ہے۔

دل میں وسوسہ آنے سے شبہ نہ کرنا

اگر گوشت خریدتے وقت دل میں یہ وسوسہ آجائے کہ کیا معلوم اس جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا تھا یا نہیں۔ تو اس سے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا:

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ، لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا اللهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ"[1]

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بہت سے لوگ ہمارے یہاں گوشت لاتے ہیں۔ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ کا نام انہوں نے ذبح کے وقت لیا تھا یا نہیں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کہ تم بسم اللہ پڑھ کے اسے کھا لیا کرو"۔

ذبح کے حوالے سے تسمیہ کے احکام: فقہائے اسلام کے درمیان اختلافات

"احناف، مالکی، اور حنبلی اپنے مشہور موقف کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنا واجب ہے، تاہم اگر کوئی بھول جائے تو ذبیحہ حلال ہوگا، ان فقہائے کرام نے تسمیہ واجب ہونے کی دلیل اللہ تعالی کے اس فرمان سے لی ہے:

﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾[2]

ترجمہ: جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ، کیونکہ یہ سراسر گناہ کا کام ہے۔

اور بھولنے کی صورت میں نبی ﷺ کے اِس فرمان کو دلیل بنایا ہے، کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

(بیشک اللہ تعالی نے میری امت سے غلطی، بھول چوک، اور جبراً کروائے گئے گناہوں سے درگزر فرما دیا ہے)۔[3]

البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح ابن ماجہ" میں صحیح قرار دیا ہے۔

جبکہ شافعی فقہائے کرام کے نزدیک ذبح کرتے ہوئے تسمیہ پڑھنا سنت ہے، یہی موقف امام احمد سے بھی مروی ہے"۔ ان کی دلیل صحیح بخاری کی روایت ہے کہ: "کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی لونڈی ان کی بکریاں سوق نامی جگہ پر چھوٹی سی پہاڑی کے ارد گرد چرا رہی تھی، اور کعب اس وقت سلع پہاڑ پر تھے، تو اسی دوران ایک بکری کو چوٹ لگی جس پر لونڈی نے نوکیلی شکل میں پتھر توڑ کر بکری کو اس سے ذبح کر دیا، اسے کے بعد جب معاملہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دی" اسی طرح دوسری دلیل یہ بھی دیتے ہیں کہ اللہ تعالی اہل کتاب کے ذبیحہ کو حلال قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ﴾[4]

---

[1] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2017. Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Tafsīr al-Mushabbahāt, al-Raqm al-Ḥadīth 2323.

[2] Al-Anʿām 6:121.

[3] Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd Qazwīnī. *Sunan Ibn Mājah*. Lebanon: Dār Aḥyāʾ al-Kutub al-ʿArabiyyah, 2015, al-Raqm al-Ḥadīth 2034.

[4] Al-Mā'idah 5:5.

ترجمہ: اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے۔

حالانکہ اہل کتاب تسمیہ نہیں پڑھتے۔"اسی طرح انہوں نے سنن بیہقی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان کیلئے اللہ کا نام لینا کافی ہے، اور اگر ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام لینا بھول جائے تو پھر اللہ کا نام لیکر کھا لے لیکن اس حدیث کی مرفوع سند ضعیف ہے"۔انہوں نے پہلے موقف کی دلیل﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾[5] کا جواب یہ دیا ہے کہ اس سے مراد وہ ذبیحہ ہے جو غیر اللہ کیلئے ذبح کیا گیا ہو، جیسے کہ فرمان باری تعالی میں "فسق" کی وضاحت کی گئی ہے:

﴿أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ﴾[6]

ترجمہ: یا فسق ہو کہ وہ چیز اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے مشہور کر دی گئی ہو۔

تصویر کی حرمت کا حکم

اسلام میں کسی بھی جان دار کی کسی بھی قسم کی تصویر بلا ضرورتِ شدیدہ بنانے کی اجازت نہیں ہے، اور اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کئی احادیث میں اس سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ

"مَالِكَ عَنْ نَافِعٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَهَا اِشْتَرَتَ نُمرْقَةُ فِيْهَا تَصَاوِيْرِ فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلٰى الْبَابَ فَلِم يَدْخُلُ، فَعَرَفَتْ فِيْ وَجْهُهُ الْكَرَاهِيَّةُ وَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُوْبُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلُهُ، فَمَاذَا أَذْنَبَتِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ": مَا بَالَ هَذِهِ النِّمْرَقَةُ؟ "قَالَتْ: اِشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَتَوُسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْذِبُوْنَ بِهَا، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيَوْا مَا خَلَقْتُمْ"، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْبَيْتِ الَّذِي فِيْهِ الصُّوَرِ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ"[7]

ترجمہ: "ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ نما چھوٹا کمبل خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے۔ میں نے آپ ﷺ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے اثرات دیکھے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرتی ہوں، مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا": یہ نمرقہ چھوٹا تکیہ کیا ہے؟ "میں نے کہا: میں نے اسے آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور تکیہ لگائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا": ان تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب ہو گا، انہیں کہا جائے گا کہ تم نے جو بنایا ہے اسے زندہ کرو"، پھر آپ ﷺ نے فرمایا": جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے"۔

تفقہ:

☆ "کپڑا ہو یا کاغذ وغیرہ، جانداروں کی تصاویر بنانا حرام ہے۔

☆ کتاب و سنت کے خلاف کاموں پر غصہ کرنا جائز ہے۔

---

[5] Al-Anʿām 6:145.

[6] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. al-Raqm al-Ḥadīth 5950.

[7] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. al-Raqm al-Ḥadīth 5950.

☆ جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

☆ اگر لاعلمی میں غلطی ہوجائے تو معاف ہے لیکن صاحبِ علم کو چاہیئے کہ اس شخص کو جو انجانے میں غلطی کر رہا ہے دلیل سے سمجھا دے۔

☆ جن کپڑوں پر جانداروں کی تصویریں ہوں ان کا استعمال حرام ہے۔

☆ کپڑے پر تصویریں تھیں اسے نبی ﷺ نے پھاڑ دیا تھا۔

☆ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ رسول ﷺ کی دعوت کی تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر وہاں ایک پردہ لٹکا ہوا دیکھ کر واپس چلے گئے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ سیدنا ابو مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ نے اس گھر میں دعوت کھانے سے انکار کر دیا تھا جہاں تصویر لگی ہوئی تھی۔[8]

☆ تمام امور میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور یہ اہل حق کا امتیاز ہے۔

اگر شوہر کی اجازت ہو تو بیوی شرعی حدود اور پردے کے احکام کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خرید و فروخت کر سکتی ہے۔ بیوی اپنے مال میں شوہر کی اجازت کے بغیر اور شوہر کے مال میں اس کی اجازت کے ساتھ تصرف کر سکتی ہے"۔[9]

مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں:

> "ہمارے اور دیگر فقہائے کرام کہتے ہیں کہ: ذی روح کی تصویر بنانا سخت حرام ہے، یہ کبیرہ گناہ ہے؛ کیونکہ اس عمل پر احادیث میں بہت ہی شدید وعید ذکر کی گئی ہے، چاہے یہ تصویر کسی گھٹیا چیز سے بنائی جائے یا کسی اور چیز سے ہر حالت میں تصویر بنانا حرام ہو گا؛ کیونکہ اس میں اللہ تعالی کے ساتھ تخلیق میں مقابلہ بازی ہے، چاہے یہ تصویر کپڑے پر ہو یا چادر پر، درہم و دینار پر ہو یا سکوں پر، برتن پر ہو یا دیوار پر یا کسی بھی اور چیز پر۔ تاہم درخت اور اونٹ وغیرہ کے پالان کی ہو کہ جس میں روح نہیں ہے تو یہ حرام نہیں ہے، تصویر کا بھی یہی حکم ہے۔[10]

نبی ﷺ نے تصویر کشی سے صرف قریش کے کافروں کو ہی نہیں روکا تھا، بلکہ تمام صحابہ کرام آپ ﷺ کے مخاطب تھے۔ چنانچہ یہ ساری امت کو عمومی حکم تھا، اس لیے تصویر بنانے والا مسلمان ہے یا کافر اس سے تصویر کے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا"۔

گھر میں تصاویر رکھنے کا حکم

"ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ایسے وقت میں آنے کا وعدہ کیا جس میں وہ آیا کرتے تھے، لیکن آنے میں دیر کی تو نبی اکرم ﷺ باہر نکلے، دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام دروازے پر کھڑے ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا": آپ کو اندر آنے سے کس چیز نے باز رکھا؟ فرمایا": گھر میں کتا ہے، اور ہم لوگ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتے اور تصویریں ہوں"۔[11]

---

[8] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. al-Raqm al-Ḥadīth 2105.

[9] Aʿlā Ḥadrat, Aḥmad Riḍā Khān. *Fatāwā Ridwiyyah*. Lahore: Riḍā Foundation, j 24, p. 587.

[10] ʿUthmānī, Maulānā Taqī. *Ḥuqūq al-ʿIbād wa al-Muʿāmalāt*. Multan: Idārah Talīfāt Ashrafiyyah, 2018, j 14, p. 82.

[11] Al-Nasāʾī, Imām Aḥmad ibn Shuʿayb. *Sunan al-Nasāʾī*. Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2001, Bāb: Imtināʿ al-Malāʾikatu min Dukūl Baytin Fīhi Kalbun, al-Raqm al-Ḥadīth 4157.

تصویر کے حوالے سے سب سے پہلے تو یہ یاد رہے کہ ڈیجیٹل تصویر بنانا جائز ہے کیونکہ وہ تصویر نہیں ہے عکس ہے لیکن جب وہ چھپ جائے یعنی پرنٹ ہوجائے تو اب اس پر تصویر کا اطلاق ہوگا اور جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے۔ اگر کسی شخص یا جانور وغیرہ کا کارٹون بنایا جو ذی روح کی حکایت کر رہا ہوتا ہے تو ایسا کارٹون بنانا جائز نہیں۔ لہٰذا کسٹمر اگر فرنیچر پر ایسا کارٹون بنانے کا کہے جو ذی روح کی حکایت کرتا ہو تو وہ بنا کر نہیں دیا جاسکتا۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"تصویر کسی طرح استیعاب مابہ الحیاۃ نہیں ہوسکتی فقط فرق حکایت و فہم ناظر کا ہے اگر اس کی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہے تو وہ تصویر ذی روح کی ہے اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اس کے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں میت و بے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے"۔[12]

"ایسی تصویر جو موضع اہانت میں ہو اس کا بھی بنانا اور بنوانا جائز نہیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: "تصویر کی توہین مثلاً فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں پاؤں رکھیں یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں اگرچہ بنانا، بنوانا ایسی تصویروں کا بھی حرام ہے"۔

فوائد و مسائل:

☆ حضرت جبرئیل وعدے کے مطابق تشریف لے آئے تھے لیکن گھر کے اندر تشریف نہ لاسکے۔

☆ گھروں میں بزرگوں یا بچوں کی تصویریں فریم کر کے سجانا یا محض سجاوٹ کے لیے انسانوں اور حیوانوں کی تصویریں رکھنا یا ٹیلی ویژن اور وی سی آر میں فلمیں دیکھنا گھر سے رحمت و برکت ختم ہو جانے کا باعث ہے لہٰذا ایسی چیزوں سے اجتناب لازم ہے۔

کسی کو خریدا اور اس کی ولاء کا حکم

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بریرہ کو خریدنا چاہتی تھیں تو میں اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا ولاء کے بارے میں تو اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَأُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ، قَالَ الْحَكَمُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَقَوْلُ الْحَكَمِ: مُرْسَلٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا"[13]

"ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں بریرہ رضی اللہ عنہ کو خریدنا چاہتی ہوں تو اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انہیں خرید لے، ولاء تو اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کردے" اور بریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک بکری ملی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یہ ان کے لیے صدقہ تھی لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے"۔ حکم نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے۔ حکم کا قول مرسل منقول ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہمانے کہا کہ میں نے انہیں غلام دیکھا تھا"۔

---

[12] Aʿlā Ḥadrat, Aḥmad Riḍā Khān. *Fatāwā Ridwiyyah*, p. 260.

[13] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Kitāb al-Farāʾiḍ, Bāb al-Walāʾ liman Aʿṭaqa wa Mīrāth al-Laqīṭ, al-Raqm al-Ḥadīth 6751.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ"، وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ:" لَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ؟" فَقِيلَ: لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَ أَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، قَالَ:" هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ"[14]

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ کے ساتھ تین سنت قائم ہوتی ہیں، انہیں آزاد کیا اور پھر اختیار دیا گیا کہ اگر چاہیں تو اپنے شوہر سابقہ سے اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا:" کہ ولاء آزاد کرانے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے" اور نبی کریم ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو ایک ہانڈی گوشت کی چولہے پر تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ کے لیے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چولہے پر (ہانڈی) گوشت کی بھی تو میں نے دیکھی تھی۔ عرض کیا گیا کہ وہ ہانڈی اس گوشت کی تھی جو بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا اور آپ ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:" کہ وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور اب ہمارے لیے ان کی طرف سے تحفہ ہے۔ ہم اسے کھا سکتے ہیں"۔

باب اور حدیث میں مناسبت:

ترجمۃ الباب کے ذریعے امام بخاری رحمہ اللہ نے آزاد عورت کا نکاح غلام مرد سے جائز ہونا قرار دیا ہے اور اس مسئلے پر اشارہ بھی فرمایا ہے، لیکن تحت الباب جو حدیث ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیش فرمائی ہے اس میں غلام خاوند کا کوئی ذکر نہیں ہے، لہٰذا بظاہر باب اور حدیث میں مناسبت نہیں دکھائی دیتی۔

چنانچہ زکریا کاندھلوی لکھتے ہیں:

"وَمَيْلِ الْمُصَنِّفُ اِلٰى مَسْلَكَ الْجُمْهُوْرِوَقَدْ تَرْجَمَ فِيْمَا سَيَاتِيْ بَابَ خِيَارَ الْأُمَّةَ تَحْتَ الْعَبْدُ"

"امام بخاری رحمہ اللہ کا میلان جمہور کے مسلک کی طرف ہے، کہ سیدنا مغیث رضی اللہ عنہ بریرہ رضی اللہ عنہا کی آزادی کے وقت غلام تھے اور یقیناً امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمۃ الباب قائم فرمایا اس بارے میں کہ" بَابَ خِيَارَ الْأُمَّةِ تَحْتَ الْعَبْدُ "[15]

علامہ بدر الدین بن جماعۃ رحمہ اللہ ترجمۃ الباب اور حدیث میں مناسبت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لَيْسَ فِيْ الرِّوَايَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا اَنَّ مُغِيْثاً كَانَ عَبْداً لَكِنَّهُ صَحَّ ذَالِكَ مِنْ طَرِيْقٍ أُخْرِيْ اِنَّهُ كَانَ عَبْداً وَقَدْ خَيَّرَهَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ عَلٰى جَوَازِ الْحِرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدُ"[16]

---

[14] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Kitāb al-Nikāḥ, Bāb al-Ḥurratu Taḥt al-ʿAbd, al-Raqm al-Ḥadīth 5097.

[15] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Kitāb al-Nikāḥ, Bāb Khiyāra al-Ummah al-Ḥurra Taḥt al-ʿAbd, al-Raqm al-Ḥadīth 5097.

[16] Balqīnī, ʿUmar ibn Raslān ibn Naṣīr. *Kitāb Tarājim al-Bukhārī*. Maktabah al-Maʿārif li al-Nashr wa al-Tawzīʿ, p. 98.

"اس روایت میں تصریح موجود نہیں ہے کہ سیدنا مغیث رضی اللہ عنہ غلام تھے، تو پھر باب اور حدیث میں مناسبت کس طرح؟ لیکن صحیح یہ ہے کہ جو دوسرے طریق سے ثابت ہے کہ وہ غلام تھے، یقیناً نبی کریم ﷺ نے سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا تھا، کہ وہ مغیث سے نکاح قائم رکھیں، یا پھر ختم کر دیں پس یہ جواز ہے کہ آزاد کے نکاح میں غلام شوہر رہ سکتا ہے، لہٰذا یہی سے ترجمہ ترجمۃ الباب اور حدیث میں مناسبت ہو گی"۔[17]

علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَطَابِقَةِ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ لِلتَّرْجَمَةِ فِيْ قَوْلِهِ "سَاوَمَت "فَأَمَنَا سَاوَمَتَ أَہْلَ بَرِيْرَۃ، وَہُوَ الْبَيْعُ وَالشُّرَاءُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ"[18]

یعنی ترجمہ الباب سے حدیث کی مطابقت اس قول سے ہے کہ "قیمت لگا رہی تھیں "یعنی امی عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی قیمت لگا رہی تھیں تا کہ انہیں خرید کر آزاد کر دیں، پس امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے قیمت لگائی سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکوں سے اور یہی ہے "الْبَيْعُ وَالشُّرَاءُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ "مردوں اور عورتوں میں بیع کا ہونا"۔

امام قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"ترجمۃ الباب سے مناسبت کچھ یوں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ "آپ بریرہ کو خرید لیں "اور یہ خطاب امی عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھا۔ بیع میں شراء سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ جب ان کے مالکوں سے امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خریدا"۔[19]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اَوْدَ فِيْهِ حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَ اِبْنَ عُمَرَ فِيْ قِصَّةِ شَرَاءٌ بَرِيْرَةٌ، وَشَاہِدٌ التَّرْجَمَةِ قَوْلُهٗ: مَابَالُ رِجَالٌ يَشْتَرِطُوْنَ لَيْسَتُ فِيْ كِتَابَ اللهِ، لَاشِعَارِهٖ بِأَنَّ قِصَّةِ الْمُبَايِعَةُ كَانَتْ مَعَ رِجَالٌ"[20]

"یعنی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت جائز ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا لونڈی کو (ایک مرد سے) خریدا اور آپ ﷺ نے اس کو جائز رکھا۔ چنانچہ فرمایا کہ "اس کو خرید لے "اور شاہد ہے اس کے لیے یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ "کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ایسی شرائط طے کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں"، اس واسطے یہ مشعر ہے اس چیز کے ساتھ کہ خرید و فروخت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھی۔ لہٰذا یہیں سے ترجمۃ الباب اور حدیث میں مناسبت ہو گی"۔

فوائد و مسائل

☆ ملکیت بدلنے سے چیز کا حکم بدل جاتا ہے۔ کسی غریب آدمی کو صدقے میں کوئی چیز ملے اور وہ کسی دولت مند کو تحفے کے طور پر پیش کر دے یا دولت مند اس سے وہ چیز خرید لے تو دولت مند کے لیے وہ چیز صدقے کے حکم میں نہیں ہو گی۔

[17] Mayman, Muḥammad Ḥusayn. *ʿAwn al-Bārī fī Munāsabāt Tarājim al-Bukhārī*. Idārah Taḥfīẓ Ḥadīth Foundation, j 2, p. 86.

[18] ʿAynī, Abū Muḥammad Maḥmūd ibn Aḥmad Badru al-Dīn. *ʿUmdatu al-Qārī fī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Maktabah Riḍwiyyah, j 8, p. 258.

[19] Qastalānī, Imām Shahāb al-Dīn Abū al-ʿAbbās Aḥmad ibn Muḥammad. *Irshād al-Sārī*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, j 4, p. 250.

[20] ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ḥajar. *Fatḥ al-Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Dār al-Salām, j 3, p. 370.

☆ ولاء سے مراد وہ تعلق ہے جو آزاد کرنے والے اور آزاد ہونے والے کے درمیان آزاد کرنے کی وجہ سے قائم ہوتا ہے۔اس تعلق کی وجہ سے آزاد ہونے والا اسی خاندان کا فرد سمجھا جاتا ہے جس سے آزاد کرنے والے کا تعلق ہے۔

☆ آزاد ہونے والے کا اگر کوئی اور وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا اس کا وارث ہوتا ہے۔اس کو حق ولاء کہا جاتا ہے۔[21]

بیع کی شرائط اور بیع ممنوعہ کی اقسام

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا لونڈی میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے اپنے مالک سے نو اوقیہ چاندی پر مکاتبت یعنی میں نو اوقیہ دے کر آزادی لے لوں گی کر لی ہے کہ ہر سال میں ایک اوقیہ ادا کرتی رہوں گی۔ لہٰذا میری اس بارے میں (مدد کریں۔ میں نے)اسے کہا کہ اگر تیرے مالک کو یہ پسند ہو کہ میں تیری مجموعی قیمت یکمشت ادا کر دوں اور تیری ولاء میری ہو جائے تو میں ایسا کرنے کو تیار ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا یہ تجویز لے کر اپنے مالک کے پاس گئی اور ان سے یہ کہا تو انہوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس سے واپس آئی، اس وقت رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے اپنے مالکوں کے سامنے وہ تجویز پیش کی تھی، مگر انہوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ولاء ان کے لئے ہے۔ یہ بات نبی کریم ﷺ نے سنی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس واقعہ سے نبی کریم ﷺ کو باخبر کیا۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اسے لے لو اور ان سے ولاء کی شرط کر لو، کیونکہ ولاء کا حقدار وہی ہے جو اسے آزادی دے۔ " سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ لوگوں میں خطاب فرمانے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا "لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں۔ یاد رکھو (! جو شرط کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ باطل ہیں، خواہ سینکڑوں شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کا فیصلہ نہایت برحق ہے اور اللہ کی شرط نہایت ہی پختہ اور پکی ہے۔ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔) "بخاری و مسلم (یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ مسلم کے ہاں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "اسے خرید لو اور آزاد کر دو اور ان سے ولاء کی شرط کر لو"۔[22]

تشریح:

☆ حدیث سے کئی مسائل ثابت ہوتے ہیں: مثلاً غلام اور اس کے مالک و آقا کے درمیان متعین رقم اور مقرر مدت کی صورت میں مکاتبت جائز ہے۔

☆ اگر کوئی دوسرا شخص غلام کی طے شدہ رقم ادا کر دے اور اسے آزادی دے دے تو ایسا بھی جائز ہے۔اس کے ترکہ و میراث کا حقدار یہ آزاد کرنے والا ہوگا۔

☆ اگر غلام اپنی مکاتبت کی رقم ادا کرنے کے لیے کسی صاحب حیثیت سے سوال کرے تو یہ جائز ہے۔

☆ مکاتبت کی رقم قسط وار ادا کی جاسکتی ہے۔

☆ اگر مستحق آدمی سوال کرے تو اس کی مدد کرنی چاہیے۔

☆ ناجائز شرط اگر عائد کرنے کی کوشش کی جائے تو اس شرط کی کوئی شرعی حیثیت نہیں 'اعتبار صرف شرعی شرط کا ہوگا۔

☆ اس حدیث سے باہمی مشورہ کرنا بھی ثابت ہوتا ہے۔ بیوی شوہر سے مشورہ طلب کرے تو شوہر کو صحیح مشورہ دینا چاہیے۔

☆ جس مسئلے کا لوگوں کو علم نہ ہو وہ مسئلہ عوام کے سامنے بیان کرنا چاہیے۔ مسئلہ کسی کا نام لے کر نہیں بلکہ عمومی صورت میں بیان کرنا چاہیے۔

☆ عوام سے خطاب کرنے کے موقع پر سب سے پہلے خالق کائنات کی حمد و ثنا کرنی چاہیے' پھر اپنا مدعا و مقصد بیان کرنا چاہیے۔

☆ کسی سے درخواست و استدعا کرنے کا بھی یہی اسلوب و انداز ہونا چاہیے۔

[21] Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd Qazwīnī. *Sunan Ibn Mājah*. Dār Aḥyāʾ al-Kutub al-ʿArabiyyah, Kitāb al-Nikāḥ, Bāb al-Ḥurratu Taḥt al-ʿAbd, p. 276.

[22] ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ḥajar. *Bulūgh al-Marām*. Dār al-Salām, p. 657.

☆ مکاتب لونڈی اور غلام کو فروخت کرنا جائز ہے۔امام احمد و امام مالک رحمہما اللہ کا یہی مذہب ہے۔

وضاحت :

"حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا با پر فتحہ اور را کے نیچے کسرہ ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی اور مغیث ' جو کہ آل ابو احمد بن جحش کے غلام تھے ' کی بیوی تھی۔جب یہ آزاد ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دیا تو اس نے اپنے خاوند مغیث جو کہ ابھی غلام ہی تھا کو چھوڑ دیا تھا" ۔[23]

مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں :

بیع کے انعقاد کی بنیادی شرائط یہ ہیں :

☆ بیع کرنے والا عاقل اور تمیز دار ہو۔

☆ دو آدمیوں کا موجود ہونا؛ کیوں کہ ایک آدمی کا خریدار اور فروخت کنندہ ہونا درست نہیں۔

☆ بیع میں قبول، ایجاب کے موافق ہو۔

☆ مبیع اور ثمن (شرعًا) مال کے قبیل سے ہوں، یعنی وہ چیز شریعت میں مالِ متقوم ہو، چنانچہ شراب، خنزیر، خون اور خالص گوبر وغیرہ کی بیع صحیح نہیں ہو گی۔

☆ مبیع موجود ہو، معدوم نہ ہو۔

☆ مبیع اور ثمن معلوم و متعین ہوں۔

☆ جو چیز فروخت کی جارہی ہے اس کا فروخت کنندہ کی ملکیت میں ہونا، چناں چہ جو چیز ابھی تک ملکیت میں نہیں آئی، یا چوری کا سامان ہے، یا آزاد انسان ہے، اسے فروخت کرنا بھی درست نہیں۔

☆ جو چیز فروخت کی جارہی ہے، بائع کا اس پر قبضہ متحقق ہونا، خواہ وکیل کے ذریعے ہو۔

☆ بائع اور مشتری ایک دوسرے کا کلام سننے والے ہوں۔

☆ ایجاب و قبول ایک مجلس میں ہو۔

> "جھوٹ بولنا ایک گناہ کا کام ہے، پھر کاروبار اور تجارت میں جھوٹ بولنا بے برکتی کا باعث ہے، حدیث شریف کے مطابق سچائی کاروبار میں برکت کا باعث بنتی ہے اور جھوٹ کی وجہ سے کاروبار کی برکت ختم ہو جاتی ہے، لہذا جھوٹ سے اجتناب ضروری ہے"۔[24]

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: " قیامت کے دن تین طرح کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نہ تو ہم کلام ہوں گے، نہ ہی ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائیں گے اور نہ ہی انہیں پاک کریں گے، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ناکام و نامراد ہوں وہ لوگ، اے اللہ کے رسول ﷺ کون ہیں وہ لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: " ازراہِ تکبر لباس لٹکانے والا، خرچ کر کے احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کے ذریعے اپنی چیز بازار میں چلانے والا (فروخت کرنے والا) "۔

---

[23] ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ḥajar. *Bulūgh al-Marām*. Dār al-Salām, p. 658.

[24] Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd Qazwīnī. *Sunan Ibn Mājah*. Dār Aḥyāʾ al-Kutub al-ʿArabiyyah, p. 276, Kitāb al-Nikāḥ, Bāb al-Ḥurratu Taḥt al-ʿAbd.

"دوسری حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تاجر قیامت کے دن فاجر اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جنھوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کیا اور سچ کہا"۔[25]

خلاصہ کلام

اس آرٹیکل میں صحابیات کے نبی کریم ﷺ سے فقہی سوالات اور تعلیمات نبویہ میں معاشی معاملات کی اہمیت وافادیت پر زور دیا گیا اور اسکے قیمتی اور معنی خیز مقاصد ذکر کیے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ معاشی معاملات کو بہترین طریقہ سے سرانجام دینے کو صالح معاشرہ کی تعمیر تشکیل کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ جس کے بعد درج ذیل نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

☆ ایسا ذبیحہ جس کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔

☆ دینِ اسلام میں جان دار کی تصویر سازی، کسی بھی شکل میں ہو، کسی بھی طریقے سے بنائی جائے، بناوٹ کے لیے جو بھی آلہ استعمال ہو، کسی بھی غرض و مقصد سے تصویر بنائی جائے، اللہ تعالیٰ کی صفتِ تخلیق میں مشابہت بہر صورت پائی جاتی ہے؛ لہٰذا جہاں بھی یہ علت پائی جائے گی وہ کام حرام ہوگا۔

☆ کپڑا ہو یا کاغذ وغیرہ، جانداروں کی تصاویر بنانا حرام ہے۔

☆ اگر شوہر کی اجازت ہو تو بیوی شرعی حدود اور پردے کے احکام کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خرید و فروخت کر سکتی ہے۔

☆ ڈیجیٹل تصویر بنانا جائز ہے کیونکہ وہ تصویر نہیں ہے عکس ہے لیکن جب وہ چھپ جائے یعنی پرنٹ ہو جائے تو اب اس پر تصویر کا اطلاق ہوگا اور جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے۔

☆ گھروں میں بزرگوں یا بچوں کی تصویریں فریم کر کے سجانا یا محض سجاوٹ کے لیے انسانوں اور حیوانوں کی تصویریں رکھنا یا ٹیلی ویژن اور وی سی آر میں فلمیں دیکھنا گھر سے رحمت و برکت ختم ہو جانے کا باعث ہے لہٰذا ایسی چیزوں سے اجتناب لازم ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2017
* Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd Qazwīnī. *Sunan Ibn Mājah*. Lebanon: Dār Aḥyāʾ al-Kutub al-ʿArabiyyah, 2015
* ʿUthmānī, Maulānā Taqī. *Ḥuqūq al-ʿIbād wa al-Muʿāmalāt*. Multan: Idārah Talīfāt Ashrafiyyah, 2018
* Al-Nasāʾī, Imām Aḥmad ibn Shuʿayb. *Sunan al-Nasāʾī*. Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2001

[25] Al-Sughdi, Abī al-Ḥasan ʿAlī ibn al-Ḥusayn ibn Muḥammad. *Al-Natf fī al-Fatāwā*. Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, j 1, p. 436.